ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

کبیر کی شاعری کے میواتی زاویے

*ڈاکٹر عطاالرحمن میو

ایسوسی ایٹ پروفیسر لاہور گیریژن یونیورسٹی

ABSTRACT

Bhagat kabir`s poetry is full of eternal songs of the oneness of allah humanitarianism is their profession. There is a powerful voice in his poetry to end oppression. He toured many parts of india. He expressed the sentiments of the people by searching for the gems of knowledge and skills with the scholars of all religions and sects and presenting them in different genres of poetry in a series of words of Mewati, khari,rajasthani and porbi languages. His disciples collected his words and printed them in book form. The influence of Mewati language on kabir poetry is significant. Mato eldess call kabir a mewati poet and proudly recite their verses to each other and present them as proverbs.

This article seeks to identify the language and expression used in Mewati language by looking for examples from kabir`s poetry.

کبیر داس اپنے عہد کے نامور صوفی تھے۔ علم ودانش اور عرفان و آگہی کی تلاش میں دنیا بھر کی سیاحت کی۔ ہر مذہب کے کرتا دھرتاؤں سے میل ملاپ رہا۔ حقیقت کی تلاش اور من کی تشنگی بجھانے کے لیے ہر گھاٹ سے سیر اب ہونے کی سعی کی۔ مختلف مکاتیب فکر کا گہرا مطالعہ کرکے اپنے لیے رہنما اصول متعین کیے۔ ان کے بارے میں یہی شواہد ملتے ہیں کہ انہوں نے کوئی تصنیف رقم نہیں کی۔ ان کے من نے جو دوہے کہے، وہ سیاسی، سماجی، انسانی اور حق و صداقت کا خوبصورت مرقع ہیں۔ جنہیں وہ اپنے شاگردوں کو یا اپنے پاس آنے والوں کو سناتے تھے اور ان کے شاگرد، چیلے انہیں محفوظ کر لیتے تھے۔ ان کے شاگردوں نے ان کی وفات کے بعد اپنی فہم و فراست کے مطابق کبیر کے دوہوں اور شاعری کو تحریری شکل میں چھاپ دیا۔ جس کی کچھ تفصیل یوں ہے :

1. بھگت کبیر، فلسفہ وشاعری، تالیف: ہری اودھ، ترجمہ: سرسوتی سرن کیف
2. گیان سماج
3. کبیر بھجناولی
4. کبیر وچناولی، تالیف ہری اودھ
5. کبیر صاحب کا بیجک
6. کبیر صاحب کا ساکھی سنگرہ
7. کبیر صاحب کی شبداولی، سوامی شیری بگلانند
8. ساکھی گرنتھ
9. سوکتی سدھا
10. اردو کا مکمل باغی شاعر، بلجیت سنگھ مطیرؔ
11. کبیر۔ کبیر بانی (گیت، ترجمہ اور حواشی): مرتبہ، سردار احمد جعفری
12. صوفی شاعر کبیر داس (شخصیت فن اور اردو سے ان کا رشتہ)، ڈاکٹر محمد سجاد رضوی
13. بھارت پُتر عرف بھگت کبیر از لالہ جمنا داس مہرہ امر تسری۔ پبلشرز، کرپال سنگھ بلبیر سنگھ تاجران کتب، امر تسر
14. کلیات شمس، دیوان کبیر
15. کبیر جنم ساکھی اردو از منشی محمد خلیل۔ دوہے بھگت کبیر
16. کبیر جوگ

17. شعر کبیر از ڈاکٹر محمد انصار اللہ
18. سنت کبیر از رادھا سوامی سنت سنگ بیاس

کبیر ذات پات کے جھگڑوں سے مبرا تھے، اسی لیے جب ان سے اس بارے میں پوچھا جاتا تو کہتے:

ے جات نہ پوچھو سادھ کی، پوچھ لیجیو گیان

مول کروتروار کا دھری رہن دیو میان ۔1

کبیر کی شاعری میں بھانت بھانت کا رنگ اور لب ولہجہ ملتا ہے۔ اس لب ولہجے پر کھڑی بولی کے اثرات غالب ہیں۔ یہ بولی علاقہ میوات میں مروج تھی اور ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ تقسیم ہند کے بعد اس بولی (میواتی) میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر مسعود حسین خاں، محی الدین قادری زور، گوپی چند نارنگ نے بھی اپنی ریسرچ میں کھڑی بولی کی اہمیت واضح کی ہے۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ لکھتے ہیں:

کبیر کی بھاشا ملی جلی ہے۔ اس میں پوربی کا پٹ تو ہے ہی، کھڑی کا انداز بھی

ہے، جس نے ان کی شاعری کی قبولیت میں خاص کردار ادا کیا اور ہوتے ہوتے

کبیر کے بول ملک کے طول وعرض میں ہر دل کی دھڑکن بن گئے۔" ۔2

تحریری طور پر کھڑی بولی کی خشت اول امیر خسرو (1253-1325) نے رکھی۔ جنہوں نے ریختہ اور ہندوی کے پہلے شاعر کے طور پر اپنا لوہا منوایا اور دوسرے شعرا کے لیے ریختہ گوئی کی راہ ہموار کی اور کھڑی بولی میں شعر کہنے کی راہ سجھائی۔ کبیر داس / بھگت کبیر کا عہد ان سے لگ بھگ ایک ڈیڑھ صدی بعد کا ہے۔ کبیر سیلانی تھے۔ ہندوستان کے طول وعرض کی سیاحت کی، ہر رنگ اور ہر انگ دیکھا۔ کبیر وسیع المشرب تھے۔ انسانیت سے پیار ان کا دھرم تھا۔ نروان کی تلاش میں نگر نگر گئے۔ کیا سادھو، کیا پنڈت، کیا صوفی، کیا ملا غرض سبھی کی صحبت نشینی کی۔ عصبیت، تفرقہ، اونچ نیچ، مذہبی ناہمواریوں سے دامن بچا کر انسانیت کا پرچار کیا۔ ام کی شاعری میں اللہ سبحانہ تعالی پر کامل یقین بدرجہ اتم نظر آتا ہے۔ یہی ایکتا کا نظریہ مختلف روپ بھر کر ان کے بھیتر کی آواز بن جاتا ہے۔ صاحب (اللہ) پر ان کے غیر متزلزل ایمان پر مبنی اشعار دیکھیے:

ے صاحب میرا ایک ہے دوجا کہانہ جائے　　دوجا صاحب و کہوں صاحب کھرا رسائے　　ص:25 (ہری اودھ)

ے جا کے منہ ماتھا نہیں ناہیں روپ کروپ　　پہپ باس تیں پاترا ایسا تتو انوپ　　ً

ے دیہی ماہیں بدیہہ ہے صاحب سرت سروپ　　انت لوک میں رم رہا جا کے رنگ نہ روپ　　ص:26

ے جنم مرن سے رہت ہے میرا صاحب سوئے　　بلہاری وہ پیو کی جن سرجا سب کوئے

ے سوئی میرا ایک تو اور نہ دوجا کوئے　　جو صاحب دوجا کہے دوجا کل کا ہوئے　　۔3

سورۃ الاخلاص مکی ہے ترتیب کے لحاظ سے نمبر 112 ہے۔ چار آیات ہیں۔ شاہ عبدالقادر نے موضح القرآن میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"تو کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ نرادھار (بے نیاز) ہے۔ نہ کسی کو جنا،

نہ کسی سے جنا اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی۔" ۔4

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

یہی وہ تیقن کی لازوال دولت ہے جو کبیر کی شاعری کا جوہر ہے۔ یہی یقین کی محکم دولت اقبال کی شاعری کا سرمایہ ہے جو کہتے ہیں:

خدائے لم یزل کا دست قدرت تو زباں تو ہے   یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے

یقیں افراد کا سرمایہ تعمیر ملت ہے   یہی قوت ہے جو صورت گر تقدیر ملت ہے 5

کبیر کی شاعری میں یہی یقین کی دولت جابجا ایک مصلح کی صورت میں دکھائی دیتی ہے۔ انہیں موت پر کامل یقین ہے۔ وہ حضرت انسان کو غفلت سے جھنجھوڑ کر خالق کائنات کی بندگی کرنے کا پیغام دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں دربدر کی خاک چھاننے اور طرح طرح کے عقائد پر مبنی کتب پڑھنے سے بہتر ہے کہ ایک ہی کلمہ پڑھ لیا جائے جو توحید کا کلمہ ہے۔ جو محبت کا کلمہ ہے جس میں کائنات کی ہر شے سے محبت کرنے کا درس موجود ہے۔ لا الہ الا اللہ کا درس ہے۔ اسے پڑھنے کے بعد کوئی اور پوتھی پڑھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ یہی یقین مرنے کے بعد بھی روشنی کا باعث بنے گا۔ اس لیے کبیر کہتے ہیں:

پوتھی پڑھ پڑھ جگ موا پنڈت ہوا نہ کوئے   ایکے اچھر پریم کا پڑھے سو پنڈت ہوئے 6

آس پاس جو دھا کھڑے سبھی بجاویں   مانجھ محل سے لے چلا ایسا کال کرال 7

کبرا رسری پانو میں کہہ سووے سکھ چین   سوانس نگاڑا کوچ کا باجت ہے دن رین 8

کبیر کا کلام زندگی کی سچائیوں سے عبارت ہے۔ ڈاکٹر قمر صدیقی اپنے مضمون "اردو زبان کی روایت اور کبیر" میں لکھتے ہیں:

> کبیر کی تعلیمات کا بنیادی مقصد زندگی کی سچائیوں کا ادراک حاصل کرنا تھا۔ وہ بنیادی طور پر شاعر نہیں تھے بلکہ انہیں ایک سماجی مصلح یا زیادہ سے زیادہ صوفی یا سنت کہا جاسکتا ہے۔ البتہ اپنے افکار و خیالات کی ترویج کے لیے انہوں نے شاعری کو ذریعہ بنایا۔۔۔ زندگی کے سارے روشن و تاریک پہلو ان کی شاعری میں یوں منکشف ہوتے ہیں گویا ساجد و مسجود ایک دوسرے کے روبرو معلوم ہوں۔

ے   لال تیرے لال کی، جت تت لال   لالی دیکھن میں گئی، میں بھی ہو گئی لال 9

ڈاکٹر قمر صدیقی کا یہ اقتباس تضاد کا شکار ہے ایک طرف وہ کبیر کے بنیادی طور پر شاعر ہونے سے انکاری ہیں تو دوسری طرف کبیر کے شاعر ہونے کی تصدیق کر رہے ہیں اور ان کی شاعری کے معترف بھی ہیں۔ بہر حال کبیر مستند شاعر بھی ہیں اور زبان کو مختلف لب و لہجے سے مالا مال کرنے والے بھی۔ گویا ان کی خضری زبان ایک طرف اردو زبان کو بڑھاوا دینے کا باعث بنی بلکہ ان کے لب و لہجے سے میواتی زبان کو بھی ثروت ملی۔ ذیل میں اسی حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے:

بھگت کبیر کی شعری زبان پر میواتی زبان کے اثرات غالب ہیں۔ میو بزرگوں کو کبیر کے دوہے اور اشعار ازبر ہیں۔ وہ موقع محل کی مناسبت سے کبیر کے اشعار ضرب المثل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ نیز بھری پنچایت میں نہ صرف میو بزرگ بلکہ میو میراثی بھی کبیر کا کلام سر اور لے کے ساتھ پیش کر کے داد پاتے ہیں اور میراثیوں کو نیگ بھی دیا جاتا ہے۔ ذیل میں کبیر کے اشعار میں سے منتخب الفاظ کی ایک اجمالی فہرست مع فرہنگ درج کی جاتی ہے، جو سراسر میواتی زبان میں مشتمل ہیں:

الفاظ	معانی / فرہنگ	الفاظ	معانی / فرہنگ
کاگد	کاغذ	باسن	برتن
ماچھری	مچھلی	جرنے	جلنے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

لوبھی	لالچی	رسری	رسی
جیبھ	زبان	لوہ	لوہا
ڈار	ڈال	الشت	واپس الٹنا
چون	آٹا	بولت	بولی، بولنا
سگرو	سارا	بھیتر	اندر، باطن
چینٹی	چیونٹی	گاٹھری	گٹھری
ڈھونڈت	ڈھونڈنا	سگل	سبھی
دار	دال	بھونکت	بھونکنا
کنک	سونا	سیس	سر
مین	مچھلی	سیس نوانا	سر جھکانا
کھینچت	کھینچنا	نین	آنکھ
پاچھے	پیچھے	کپٹ	دھوکے بازی
بیلری	بیل	تروار	تلوار
کنک	گندم	چھما	معاف کرنا
تپ	ریاضت، بخار	مڑائے	منڈوانا
امول	انمول، قیمتی	چنتا	پریشانی
مجد	مسجد	دوس	غلطی، قصور
نون	نمک	سبن	سارے
نروار	سلجھانے کا عمل	کینچلی	جھلی، سانپ
موہے	مجھے	کانچ	شیشہ
گھائو	زخم	بیراگی	سادھو
کاگ	کوا	لکھانا	دیکھنا
سیرا	ٹھنڈا	بھیجے	بھیگے
باٹ	رستہ	کاجر	کاجل، سرمہ
بیری دشمن		کتھو نہ پوچھا	
بھگار	میل کچیل	گنوایو	ضائع کیا
مانگن	مانگنا	توسو	تجھے
ڈھور	مویشی	بھاویں	پسند نہ آنا
کھان	کھانا	آدر	عزت، وقار
لوگن	لوگ کی جمع	چرپرا	چٹ پٹا
کیچری	کیچڑی	چاکھ	چکھنا
کڈھنگی	پھوہڑ، بے سلیقہ	پچھتاوتا	پچھتانے والا
پھانس	چبھن	ہانسی	ہنسی
پٹیلی	پھسلن	کھونٹی	کپڑے ٹانکنے کی لکڑی
سبھاو	خصوصیت	لکھاویں	دیکھیں، گھوریں
نواج	نماز	جاوتا	جانے والا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

باندھیو	باندھنا	تمھری	تمھاری
پھکڑ	کنگلا، نادار	دھور	دھول، مٹی، گرد
رسوئی	باورچی خانہ	سانچا	سچائی
لین ہار	لینے والے	کوکری	کتیا
پھٹک پھٹکنا	ریت کنکر الگ کرنا	ڈاکنی	چڑیل
جھکیں	جھک ماریں	جیوری	رسی
بوجھن	پوچھنا، معلوم کرنا	سر پھوڑنا	منت سماجت کرنا
ہمرے	ہمارے	سواد	ذائقہ
کہن سنن	کہنے سننے کی بات	ریتا	خالی ہاتھ
چوکھا	اچھا، ملوک، حسین	چھانن	کوڑا کرکٹ نکالنا
اوڑھن	اوڑھنا پہننا	ڈولئی	چلیں پھریں
صورتیا	صورت، شکل، چہرہ	روم روم	انگ انگ
لیو	لینا	موپے	مجھ سے
دھوتی	تہبند	مانس	ماس، گوشت
کامنی	دبلی پتلی لڑکی	لکھائی	دیکھا
اپنو	اپنے	نکریو	نہ کریں
داڑھی مڑائے	داڑھی ترشواکے	باٹ دیکھنا	انتظار کرنا
کھنن	بہت سے	سکل	سب
اوجلا	اجلا، حسین	کھانڈ	چینی، شکر
ہاتھن	ہاتھ کی جمع	ٹوک	روٹی، کھانا
الیچنا	صحن میں جمع پانی باہر نکالنا	اوجھو	دوبارہ
اوچھا	تنگ نظر	ہنسا	ہنس
اوندھی کھوپڑی	الٹی کھوپڑی	ڈرپتا	ڈرتا ہوا
چاکری	خدمت	کسالہ	محنت، مزدوری
ایکن	ایک کی جمع	رہوے	رہے
چھانٹ	الگ الگ کرنا	بھگتن	بھگتنا
پتن پوا	تین پاؤ	کھیلن	کھیل کی جمع
انچر	آنچل	بورائی	پاگل
سکھن	بہت سارے، زیادہ	نگروا	نگر، قریہ
سیت	سردی، ٹھنڈ	جھکولو	ہوا کا جھونکا
جانن	جاننا، معلوم کرنا	پاپن	روسیاہ، گنہگار
پلوتا	پانے والا	دھورے	پاس
		سدھری	عقل سیکھنا
گنیا	ذی فہم، دانا، عقلمند	آوتا	آنے والا
لادنا، لادے	سامان چڑھانا	دھریو	دھرنا، رکھنا
بانگ	اذان	کوروا	کواڑ

تکرار لفظی:

ڈبرے ڈبرے، پیاس پیاس، تلپھ تلپھ، نیچے نیچے، دھیرے دھیرے، دیہو دیہو، چلوں چلوں، چن چن، ٹوک ٹوک، ہوئے ہوئے، آپ آپ، چپڑی چپڑی، سمجھا سمجھا، سہج سہج، بھونک بھونک، پیو پیو، کہہ کہہ، پھر پھر، کام کام، پڑھ پڑھ، لکھ لکھ، پھولے پھولے، موا موا، ہے ہے، میں میں، تڑپ تڑپ، دنی دنی، گڑھ گڑھ، کسل کسل، جتن جتن، گھٹ گھٹ، جگ جگ، سہجے سہجے، گھر گھر، پل پل، سادھ سادھ، بار بار، روم روم، ہیرت ہیرت، مرتے مرتے، چلن چلن، اجار اجار، دیکھت دیکھت، پربت پربت، جیوں جیوں، تیوں تیوں، بھر بھر، جرجر، اپنے اپنے، چھن چھن، اپنی اپنی، گلی گلی، پانچوں پانچوں، سن سن، نرنر، اور اور، بھر بھر، دے دے، نَون نَون، نیت نیت، دیس دیس، گرام گرام، پلک پلک، پیچ پیچ، بھگتی بھگتی، دکھ دکھ، کوڑی کوڑی، آگے آگے، بھانت بھانت، جگن جگن، بھولا بھولا، سبد سبد، توں توں، تنکا تنکا، بجھ بجھ، سگم سگم، ہنس ہنس، رورو، سسک سسک، اٹھ اٹھ، کراہ کراہ، پکار پکار، لدائے لدائے، ہرکھ ہرکھ، مرتے مرتے، پرزہ پرزہ۔

درج بالا تکرار لفظی کا انتخاب ہری اودھ کی تالیف کردہ کتاب "بھگت کبیر فلسفہ وشاعری" سے کیا گیا ہے۔

کبیر کے قوافی:

اپنے عہد میں مروج زبان کے حوالے سے کبیر نے جو قوافی برتے ہیں، وہ جدت وندرت کے حامل ہیں۔ کبیر نے اپنے اشعار میں نئے نئے مختلف علاقوں میں بولے جانے والے الفاظ برت کر پڑھنے والوں کو حیرت سے دوچار کر دیا ہے۔ کبیر کے استعمال کیے گئے کچھ قوافی ملاحظہ ہوں:

- ملاوے، ٹھہراوے، گاوے، لاوے، پاوے
- تیاگی، باگی، سوراگی، بیراگی
- جائے، دھرائے، چڑھائے، گنوائے، نسائے
- جھلریا، اٹریا، سندریا، نگریا ص:332
- پچھتئیہو، مرجیہو، لیہو، گنوئیہو، نچیہو، گوہرئیہو، لگیہو، بتیہو، لجیہو، ص:336
- حضورے، دھورے، طنبورے، سورے
- گھہرانی، پانی، نروانی، گھانی، دھانی، کسانی، سیانی، گیانی، وگیانی
- ڈوریا، ڈگریا، چودھریا، بجریا، کوریا، جھونپریا، بلہریا، انریا
- پتیانا، اسنانا، گیانا، قرانا، گمانا، بھلانا، مانا، جانا، رحمانا، ابھمانا، پچھتانا، سمانا ص:349
- دیئی، ہندوائی، کھائی، سگائی، چڑھوائی، بڑائی، تُرکائی، جائی ص:363
- سنسارا، بچارا، چھارا، اہارا، بیوپارا، ہنکارا، نِوارا، پریوارا، ادھارا ص:364

نلارا، ہارا، اچارا، چارا، وکارا، نہ کارا، سربھارا، دھارا، نیارا، جارا،

بھاوا، بتراوا، لِساوا، لکھاوا ص:386

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

- پایئے، نیایئے، تنایئے، بیٹھایئے، چرایئے، لایئے، منگایئے، برایئے

گایئے، بھرایئے، کھایئے، اگھایئے، منایئے، سدھایئے ص:388

ان قوافی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ کبیر کے ہاں نت نئے الفاظ کی بھرمار ہے، جنھیں وہ اپنے اسلوب میں نئے ڈھنگ سے استعمال کرتا ہے۔ کبیر کی شاعری پڑھکر یوں محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ کبیر کے پیچھے ہیں، کبیر الفاظ کے پیچھے نہیں۔ ہر لفظ کی خواہش ہے کہ کبیر انہیں اپنی شاعری کی مالا میں پرولیں تا کہ وہ رہتی دنیا تک امر ہوجائیں۔ آج کبیر کو فانی دنیا سے پردہ کیے چھ سو سال بیت گئے لیکن ان کے اشعار، دوہے آج بھی گائے جاتے ہیں اور ضرب الامثال کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

کبیر کی شاعری میں استعمال ہونے والے متداول میواتی الفاظ، جو آج بھی علاقہ میوات اور تقسیم ہند کے ہجرت کر کے پاکستان میں بسنے والے میو، اب بھی یہ روانی سے بولتے ہیں۔ پیش خدمت ہیں کبیر کے مصرعے اور ساتھ ہی میواتی زبان میں استعمال کے نمونے:

موپے: یار بلاوے بھاؤ سے موپے گیا نہ جائے بھگت کبیر ص:180

موپے اتنا دھن کہاں جے سین لوں بانٹوں میواتی زبان

مَومیں: مومیں اتنی شکتی کہنہ گاؤں گلا پسار بھگت کبیر ص:181

مومیں سمائی نہ ہے تیری انٹ شنٹ سنن کی میواتی زبان

لکھاوے: گوروست سبد لکھاوے سار سبد بلگادے بھگت کبیر ص:186 اوئی مائی! اونہ

جانے کائیلو میری مہیں لکھاوے میواتی زبان

سبھاؤ: کہہ کہہ تیتی بڑا جامیں بڑا سبھاؤ بھگت کبیر ص:143

اپنی بہو سُوا وا کو سبھاؤ اچھا نا ہے میواتی زبان

پاچھے: آگے سیڑھی سانکری پاچھے چکنا چور بھگت کبیر ص:171

اُو گھر سُو کہا گئیو، چھوران نے پاچھے سُو ساری زمین بیچ کھائی میواتی زبان

نینن: بھائی بیر بٹاؤ وا بھر بھر نینن روئے بھگت کبیر ص:113

ان نینن میں کون بسار کھوائے، ہَملُو بھی تو پتا چلے میواتی زبان

گڑین: یو جا سیو انیم برت گڑین کا سا کھیل بھگت کبیر ص:119

کائی سُو عشق کرنا گڑین کا سا کھیل میواتی زبان

مُجرالیئے: گورو جھرو کے بیٹھ کے سب کا مجرا لیئے بھگت کبیر ص:170

تیں نے ضرور مجرا لینو اے، وے کہا کر راں اے میواتی زبان

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

باس:	کہالال لے کیجیے بناباس کا پھول	بھگت کبیر	ص:175
	ڈور ہٹ، توپے سُوباس آری اے	میواتی زبان	
اوگن:	اوگن چھوڑے گن کہے چھنک اتارے تیر	بھگت کبیر	ص:27
	ان بالکن میں اوگن ہی بہت ہاں، کائی اے ماف نہ کراں	میواتی زبان	
بیری:	جاکو راکھے سائیاں مار سکے نہیں کوئے	بھگت کبیر	ص:28
	بال نہ بانکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے		
	ای تو میری جان کا بیری اے، موہے مار کے چھوڑے گا	میواتی زبان	
رِیتو:	بھرو ہوئے سو ریتی ریتو ہوئے بھرائے	بھگت کبیر	ص:40
	چھورا! تُو تو ریتو ہاتھ آ گا، تیرے پئے تو ایک دمڑی بھی ناں ہے	میواتی زبان	
ڈولئی/ڈولنا:	اندھ بھیا سب ڈولئی یہ نہیں کرے بچار	بھگت کبیر	ص:45
	لالہ! کہاں ڈول را، تُو لُو آ	میواتی زبان	
سیس:	پریم پیالہ جو پیئے سیس دچھنا دیئے	بھگت کبیر	ص:46
	امام حسین نے سیس کٹوا لیو پر یزید کی بیعت نہ کری	میواتی زبان	
رِجھائے:	پلکوں کی چق ڈار کے پیہہ کو لیا رجھائے	بھگت کبیر	ص:49
	یادور میں کائی اے رجھانا آسان ناں ہے	میواتی زبان	
آنچ:	اگن آنچ سہنا سگم سگن کھڑک کی دھار	بھگت کبیر	ص:50
	عشق کی آنچ سہنو آسان نا ہے	میواتی زبان	
گانٹھ:	مالا سانس اسانس کی جا میں گانٹھ نہ میر	بھگت کبیر	ص:52
	جب دلن میں گانٹھ پڑ جاواں تو اُن نے کوئی کھول سکے	میواتی زبان	
سندیسہ/سندیسرا:	برہن دیئے سندیسرا سنو ہمارے پیو	بھگت کبیر	ص:55
	وَالُو بہن کے بیاہ کا سندیسہ بھیج دیو	میواتی زبان	
سگرو:	چھوٹ پروں یا برہ سے جو سگرو جر جائے	بھگت کبیر	ص:58

	وَانے سگرو دلیا کھالیو اور ڈکار بھی نہ ماری	میواتی زبان	
گھاؤ:	برہ بھونگم پیٹھ کے کیا کلیجے گھاؤ	بھگت کبیر	ص:56
	کلہاڑی کا گھاؤ بھر جاوے، باتن کا گھاؤنہ بھرے	میواتی زبان	
سواد:	پایا تھا سو گہہ رہار سنالا گی سواد	بھگت کبیر	ص:37
	آج لگان میں کوئی سواد نا ہے	میواتی زبان	
اِت اُت:	لایا ساکھ بنائے کے ات ات اچھر کاٹ	بھگت کبیر	ص:72
	ات ات اینڈ تا پھر را، احدی کہیں کا	میواتی زبان	
پین:	کاڑھا جل پیوے نہیں کاڑھ پین کی ہوس	بھگت کبیر	ص:72
	خالص دودھ پین کو تو سب کا من کرے، اے پر بھینس سنگھوانی آسان نہ ہے	میواتی زبان	
مرتے مرتے:	مرتے مرتے جگ موا اور س موا نہ کوئے	بھگت کبیر	ص:76
	واکے گھر ئیا تو رود ھو بیٹھے، اُوتو نٹھ بچا مرتے مرتے	میواتی زبان	
رَوڑا:	روڑا بھیا تو کیا بھیا پنتھی کو دکھ دیئے	بھگت کبیر	ص:77
	وانے روڑا مار کے چھوری کا سر پھاڑ دیو	میواتی زبان	
	موپے اتنا دھن کہاں جے سین لوں بانٹوں	میواتی زبان	
وَمَیں:	مومیں اتنی شکتی /کنہہ گاؤں گلا پسار	بھگت کبیر	ص:181
	مومیں سمائی نہ ہے تیری انٹ شنٹ سنن کی	میواتی زبان	
لکھاوے:	ست گورو ست سبد لکھاوے سار سبد بلگاوے	بھگت کبیر	ص:186
	اَومائی! اُونہ جانے کا ئیلو میری مہیں لکھاوے	میواتی زبان	
سبن:	اپنے اپنے شیش کو سبن لین ہیں مان	بھگت کبیر	ص:178
	اوئے! واکے سامنے بات نہ کریو، اُو تو بھانڈ اے، سبن میں پور دے گا	میواتی زبان	
بِدھ:	وستو کہیں ڈھونڈھیں کہیں کیہہ بدھ آوے ہاتھ	بھگت کبیر	ص:88
	ای بِدھ نَو سالا یو ہے	میواتی زبان	

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

باٹ:	تاکی پوری کیوں پرے گورونہ لکھائی باٹ	بھگت کبیر	ص:89
	کائی کی باٹ دیکھنا آسان نہ ہے	میواتی زبان	
کانٹن:	اب کے جیتے کیا بھیاکانٹن لینہوں گھیر	بھگت کبیر	ص:102
	اومائی! چھوری کی لُوگڑی کانٹن میں الجھ گی	میواتی زبان	
جیوری / جیوڑی:	مور تور کی جیوری بٹ باندھاسنسار	بھگت کبیر	ص:107
	ڈھورن نیں جیوری سے باندھ رے	میواتی زبان	
الیچئے / الیچنا:	دونوں ہاتھ الیچئے یہہ سجن کو کام	بھگت کبیر	
	باکھل میں پانی بھراپڑوہے یاہے الیچ دے	میواتی زبان	
چرپرا:	کھٹامیٹھاچرپراجھواسب رس لیے	بھگت کبیر	ص:151
	اوبڑوچرپراچانول بناوے	میواتی	
چوپڑی:	دیکھ برائی چوپڑی مت للچاوے جیو	بھگت کبیر	ص:152
	اوچوپڑی کھاکھاکے مست ہویاپڑو	میواتی زبان	
ڈرپتا:	پیوں نہ پانی ڈرپتامت وے دھوئے جانہہ	بھگت کبیر	ص:179
	اُوڈرپتاسسرال نہ جارو کہ واہے جوڑنہ لیواں، یامارے دبکاپڑوائے	میواتی زبان	
سُرت:	ویلھت چڑھ سنت ہیں لاگے سرت کیے تن دیت گھمائی	بھگت کبیر	ص:237
	واہے اپنی سرت نہ ہے توسُوکہابتلاتی؟	میواتی زبان	
چاکھا:	جو جن نام امل رس چاکھاتر گئی گنگاسدن قصائی	بھگت کبیر	ص:237
	اوئے! تینے چانول چاکھا، موہے ان میں بسان کی باس آری	میواتی زبان	
چینٹی:	چینٹی چانول لے چلی بیچ میں مل گئی دار	بھگت کبیر	
	ای کھیت سبن کاہے تونوئی حق جتاوے	میواتی زبان	
	اَولالہ! چانولن میں چینٹی پھرری ایں، دیکھ کے کھیئیو	میواتی	

کبیر کی شاعری میں استعمال ہوئے میواتی الفاظ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔مندرجہ بالا مصرعوں میں میواتی الفاظ کی ایک ہلکی سی جھلک پیش کی گئی ہے تاکہ قارئین کے سامنے کھڑی بولی کے نمونے آسکیں۔یہ کبیر کی ریاضت اور تپسیا کا ہی نتیجہ ہے کہ ان کی شاعری میں ہندوستان میں بولی جانے والی زبانوں کے الفاظ کی کثرت ہے۔الفاظ کا وہ جھمگٹا ہے کہ نیا قاری لفظوں کی کہکشاں دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔کبیر نے رب العالمین کو پہچانا اور ہندوستان کی بھاشاؤں کے موتیوں سے اپنا دامن مالا مال کیا، جس کی بدولت اردو کا دامن مالا مال ہو گیا۔کبیر نے نگر نگر گھوم کر جہاں سچائی کی تلاش کی، خالق کائنات کے مظاہر سے خالق کائنات کو پہچانا، حق و صداقت کی راہ کو ہی نجات کا ذریعہ جانا، نبی مکرم ﷺ کو نبی آخر الزمان ﷺ جان کر اپنے ایمان کی روشنی کو مستحکم کیا، ایک الہ پر کامل ایمان ان کی زندگی کا مقصد ٹھہرا۔اپنے انہیں عقائد کا پرچار کرنے کے لیے انہوں نے شاعری کا سہارا لیا۔وہ جانتے تھے کہ شاعری کے بول جلد اثر کرتے ہیں۔لوگ انہیں جلد یاد کر لیتے ہیں اور اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، مجلسوں میں، پنچایتوں میں، چوپایوں میں، کھیتوں کھلیانوں میں، سُر اور لَے کے ساتھ ایک دوسرے کو سنا کر داد وصول کرتے ہیں اور یوں سچائی کا پیغام عام کرتے ہیں۔ڈاکٹر انصار اللہ اس حوالے سے لکھتے ہیں:

"کبیر نے عوام میں اپنے مذہبی عقیدوں کا پرچار شاعری کے سہارے سے کیا۔انہوں نے نصیحتوں کو "شبدوں"(کلموں) اور "ساکھیوں"(شہادتوں: وہ نظمیں جن کا تعلق گواہی اور علم سے ہے) کی صورت میں عوام کے سامنے پیش کیا۔وہ جانتے تھے کہ موسیقی کا اثر محبت کے جذبات سے مطابق ہوتا ہے اور مذہب کا تعلق محبت کے ان جذبات سے قریب کا ہے، اس لیے مذہب کے اثر انگیز اور آسان اصولوں کو دلنشیں کرانے کے لیے انھوں نے نثر کے بدلے نظم کو زیادہ موثر ذریعہ خیال کیا۔"

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی کبیر کے دوہے، نظمیں اشعار ذوق وشوق سے سنے اور گائے جاتے ہیں۔کیوں کہ یہ اپنے اندر مٹھاس اور محبت کا رس رکھتے ہیں۔نمونے کے طور پر کچھ اشعار پیش خدمت ہیں:

ے باجن دیہو جنتری کل ککی مت چھیڑ
تجھے پرائی کیا پڑی اپنی آپ نبیڑ ص:116(کہاوت)

ے ساتھی ہمرے چل گئے ہم بھی چالن ہار
کاگد میں باقی رہے تاتے لاگی بار ص:114

ے آچھے دن پاچھے گئے گورو سے کیا نہ بیت
اب پچھتاوا کیا کرے چڑیاں چگ گئیں کھیت ص:105

ے ڈربل کو نہ ستایئے جا کی موٹی ہائے
بنا جیو کی سانس سے لوہ بھسم ہوئے جائے ص:114

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

ے اک دن ایسا ہوئے گا کوئی کا ہو کا نا نہہ

گھر کی ناری کو کہے تن کی ناری جا نہہ ص:110

ے دین گنوایو سنگ دنی دنی نہ چالے ساتھ

پانو کلہاڑی ماریا مورکھ اپنے ہاتھ ص:109

ے کبرا یہ تن جات ہے سکے تو راکھ بہوار

خالی ہاتھ وے گئے جن کے لاکھ کرور ص:108

ے مانگن مرن سمان ہے مت کوئی مانگو بھیکھ

مانگن تیں مرنا بھلا یہ ست گورو کی سیکھ ص:116

ے کبرا اوندھی کھوپڑی کنہو دھاپے نا نہہ

تین لوک کی سمپدا کب آوے گھر مانہہ

ے نیند نسانی میچ کی اٹھ کبیرا جاگ

اور رساین چھانڑ کے نام رساین لاگ ص:132

ے بولی ایک امول ہے جو کوئی بولے جان

ہیئے ترازو تولیے تب مکھ باہر آن ص:149

ے نینن کی کر کوٹھری پتری پلنگ بچھائے

پلکوں کی چق ڈار کے پیہہ کو لیار جھائے ص:121

ے دکھ میں سمرن سب کریں سکھ میں کرے نہ کوئی

جو سکھ میں سمرن کرے تو دکھ کاہے کو ہوئے ص:131

ے سمرن سُرت لگائے کے مکھ تے کچھو نہ بول

باہر کے پٹ دیئے کے اندر کے پٹ کھول ص:135

ے مالا پھیرت جگ بھیا پھرا نہ من کا پھیر

کر کا منکا ڈار دے من کا منکا پھیر ص:136

ے کھٹا میٹھا چرپرا جو اسب رس لیے

گَیل: گھر کبیر کا شکھر پر جہاں سلہلی گَیل بھگت کبیر ص:178

ای گَیل سودھا کھیتن لُو جارا میواتی زبان

بَٹور: نومن دودھ بٹور کے ٹپکا کیا وِناش بھگت کبیر ص:177 چوروں کتیا مل

گئی پہرہ کس کا دیے ص:151

ے ہر دے بھیتر آرسی مکھ دیکھا نہیں جائے

مکھ تو سب ہی، دیکھئی دل کی دبدھا جائے ص:161

ے جو اچوری مخبری بیاج گھوس پر نار

جو چاہے دیدار کو اپتی وستو پوار ص:168

ے اینٹھی دھوتی پاگ لپیٹی تیل چواز لفن میں ص:144

ے تیری گٹھڑی میں لاگا چور بٹوہیا کارے سووے ص: 158

ے یہ دنیا گمراہ ہے اب تک پھر بولوائے سنت کبیر

ایک ہی سونے کے سب گہنے، ایک ہی ماٹی کے برتن 12ؔ

مذکورہ اشعار میں اردو زبان جو اس عہد میں کھڑی بولی کہلاتی تھی، بہترین لب ولہجہ موجود ہے۔ اگرچہ کچھ اشعار قدیم لب ولہجے کی چغلی کھاتے ہیں لیکن اس کے باوجود مجموعی طور پر کبیر کی شاعری میں اردو کا پریم رس موجود ہے۔ جس کی مٹھاس اور شیرینی زبان کو ایک نئے ذائقے سے آشنا کرتی ہے۔

بلجیت سنگھ مطیر، کبیر کی زبان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"کبیر کی بھاشا برج اور کھڑی کے نزدیک ہے۔۔۔ کبیر صاحب نے اپنی
بانی کی تخلیق کی تھی۔ کبیر کی زبان اودھی، بھوجپوری، راجستھانی نہیں تھی بلکہ
وہ پوری بھاشا تھی جو توسیع پذیری کے بعد جدید ہندی یا اردو کے نام سے
پکاری جاتی ہے۔" (باغی شاعر کبیر، ص:65)

"کبیر بانی" کا قلمی نسخہ اردو رسم الخط میں تیار کیا گیا تھا۔ جس کو اچھی طرح نہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

سمجھنے کی وجہ سے کبیر صاحب کے مطبوعہ دیوناگری اڈیشنوں میں اغلاط راہ

پاگئے ہیں۔" (باغی شاعر کبیر، ص:65)

فارسی کے زیر اثر قدیم اردو میں مصوتوں کی املا ترکی طریقے سے کی جاتی تھی۔ یعنی زیر کی جگہ "ے" اور پیش کی جگہ "و" کا استعمال کیا جاتا تھا۔ مثلاً ادھر کو "ایدھر"، ادھر کو "اودھر"، لُہار کو "لوہار"، دکان کو "دوکان"۔

واؤ اردو میں مصوتہ بھی ہے اور مصمتہ بھی۔ لیکن دار 'ہ' جیسے کھڑکی بندر کھو کو "کہڑکی بندر کہو" بھی لکھ دیتے تھے۔ آہستہ آہستہ لٹکن دار "ہ" کی املا بہت ہی مقبول ہوگئی۔

کبیر نے اپنے کلام میں عربی لفظ "بہشت" کو دوچشمی "ھ" سے بھشت لکھا تھا۔ کبیر کا کلام اردو لپی میں لکھا گیا ہے۔ ے کبیر اپڑھوا دور کر، پستک دئیو بہائی

باون اکھر سودھ کر، رے الف میم چت لائی [13]

کبیر نے جو ضمائر استعمال کیے ہیں، وہ اس عہد کی زبان خصوصاً میواتی لب ولہجے کے عکاس ہیں، جو آج بھی علاقہ میوات اور پاکستان میں بسنے والے میوؤں کی زبان سے سنائی دیتے ہیں۔ مثلاً

واکی، جاکے، جاکو، واکے، موہے، یاکی، جامیں، موپے، مومیں، والُو، اِتلو، اُتلو، ہُون، ہین

دیگر الفاظ: نکریو، پکڑیو، رکھئیو، دھریَو، لیو، دیو، لَکھاوے، بکھاوے، سمائی، بوجھن، اُلنگھا، ڈولے، گھٹایو۔ گھنے، سکھین

ڈاکٹر تاراچند کبیر کی شاعری میں استعمال کئے گئے الفاظ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"کبیر کی شاعری میں اردو اور فارسی کے سینکڑوں الفاظ ہیں۔ جن

میں سے کچھ تو اس وقت کی ہندی میں رائج ہو چکے تھے اور کچھ

براہ راست صوفیانہ شاعری سے آئے ہیں۔" [14]

صوفی کی اپنی رمز ہوتی ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ جس علاقے رہے۔ خواہ وہ عرصہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ عوام کی بولی سیکھ کر اس میں ہی عوام سے ہمکلام ہو۔ یہ ہمکلامی نظم میں بھی ہو سکتی ہے اور نثر / ملفوظات کی شکل میں بھی، کبیر کے ہاں یہ شکل شاعری کے مختلف اصناف میں ملتی ہے۔ جس میں انہوں نے مقامی زبانوں کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اردو اور فارسی کے مروج الفاظ بھی ان گنت تعداد میں استعمال کیے ہیں۔

تطہیر زہرا کبیر کی زبان کے بارے میں لکھتی ہیں:

"کبیر کے زمانے میں اردو زبان کی صورت سنسکرت اور اردو کے بین بین

تھی۔ اور اس زبان کی عکاسی ہمیں کبیر کے دوہوں میں ملتی ہے۔ ان کی زبان

سادہ اور ابتدائی دور کے زیادہ قریب نظر آتی ہے۔ کبیر کا زمانہ طو چونکہ ذات

پات کے بکھیڑوں میں الجھا ہوا تھا اس لیے انہوں نے دوہوں کے ذریعے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

انسانیت کو درس محبت دیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی زبان سے تبلیغ کا
کام لیا گیا ہے تو زبان کو عام فہم اور عوامی زبان بنا کر پیش کیا گیا۔ کبیر نے
لاشعوری طور پر جس زبان کو اپنایا تھا وہ بالآخر اردو زبان کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔" 15ے

مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کبیر جہاں ایک طرف امن وآشتی کا پیامبر ہے۔ ذات پات کے بکھیڑوں نکل کر انسانیت کے مسائل کی بات کرتا ہے۔ طاقتور، مغرور، طبقہ امرا کو اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ کمزور طبقے کو ستانا اخلاقی طور پر اور انسانی طور پر کائنات کے ابدی اصولوں کے منافی ہے۔ اس کی آہ سے بچنا چاہیے۔ مبادا اس کی آہ سے عرش لرزا ٹھے اور ظالم کو کہیں پناہ نہ ملے۔ اس کے ہاں ایکتا کا

- وانے واپے سُو سارا پیسا بٹور لیا میواتی زبانپیغام ہے۔ محبت کا پیغام ہے۔ محبت بانٹنے کا پیغام

ہے۔ اللہ کی معرفت حاصل کرنے کا پیغام ہے۔ وحدانیت کا پیغام ہے۔ نبی کریم ﷺ سے سچی محبت کا پیغام ہے۔ تو دوسری طرف اس کی شاعری میں اردو کی ارتقا کے وہ مراحل دکھائی دیتے ہیں۔ ہریانی، کھڑی، میواتی، پنجابی، پوربی اور دیگر زبانوں کے اثرات نمایاں ہیں۔ آج بھی ہندوستان کا میوات ہو یا پاکستان کا میوات سبھی کبیر کو اپنا شاعر مانتے ہیں، گردانتے ہیں۔ اس کے دوہوں کو میوات کے میراثی بڑے سُر اور لَے کے ساتھ پنچایتوں میں، شادی بیاہوں، خوشی غمی کے موقع پر سناتے ہیں اور اس کے عوض بڑا نیگ پاتے ہیں اور ججمانوں کو دعائیں دیتے ہوئے گھروں کو سدھارتے ہیں۔ ڈاکٹر مسعود حسین نے تو اپنی کتاب "مقدمہ تاریخ زبان اردو" میں اردو زبان پر میواتی اثرات کو غالب قرار دیا ہے۔ میواتی اور کھڑی بولی کو اردو کی اساس بتایا ہے۔ کبیر کی شاعری کا اگر غیر جانبدارانہ تحقیقی ولسانی جائزہ لیا جائے تو یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ کبیر کی شاعری پر میواتی زبان کے گہرے اثرات نمایاں ہیں۔ اس حوالے ڈاکٹر مسعود حسین کے تحقیقی نتائج کو کبیر کی شاعری مزید تقویت بخشتی ہے کہ ان میواتی زاویوں کا جن کیطرف مذکورہ آرٹیکل میں اشارہ کیا ہے۔ از سر نو کھوج لگایا جائے، اس سے پہلے کہ رہے سہے آثار بھی معدوم ہو جائیں۔

ڈانواڈول:	بنا دام کو مانوا پھر سو ڈانواڈول	بھگت کبیر	ص:175
	میو کا پُوت ڈانواڈول نہ ہووے، او میدان میں ڈٹ جاوے	میواتی زبان	
اَوَرن:	اورن کے سمجھاونے مکھ میں پر گوریت	بھگت کبیر	ص:174
	اورن کا پتاناں، موہے بہت ٹھنڈ لگ ری اے	میواتی زبان	
دیکھن:	دیکھن کو سب کوئی بھلا جیسے سیت کا کوٹ	بھگت کبیر	ص:168
	دیکھن میں اُو چنگا بھلواے، نوں ای بیمار بن رواے	میواتی زبان	
ِسبھاؤ:	کہہ کہہ تیٹی بڑا جا میں بڑا سبھاؤ	بھگت کبیر	ص:143
	اپنی بہو سُوا اوَا کو سبھاؤ اچھا نا ہے	میواتی زبان	
پاچھے:	آگے سیڑھی سانکری پاچھے چکنا چور	بھگت کبیر	ص:171
	اُو گھر سُو کہا گئیو، چھوران نے پاچھے سُو ساری زمین بیچ کھائی	میواتی زبان	
نینن:	بھائی بیر بٹاؤ وا بھر بھر نینن روئے	بھگت کبیر	ص:113
	ان نینن میں کون بسار کھوائے، ہَملُو بھی تو پتا چلے	میواتی زبان	

حوالہ وحواشی

1. ہری اودھ، مولف: بھگت کبیر فلسفہ وشاعری، لاہور، فکشن ہاؤس، 2012ء، ص:92

2. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، جدیدیت کے بعد، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، 2006ء، ص:211

3. بھگت کبیر، فلسفہ وشاعری، ص، ص:25-27

4. القرآن، سورۃ اخلاص، آیات:1-4

5. علامہ اقبال، بانگ درا مشمولہ کلیات اقبال، جہلم، بک کارنر شوروم، س۔ن، ص:137

6. ایضاً، ص:138

7. بھگت کبیر، فلسفہ وشاعری، ص:120

8. ایضاً۔ ص:108

9. ایضاً، ص:113

10. www.urduchannel.in.com

11. محمد انصار اللہ، مترجم: شعر کبیر، ڈاکٹر رام کارورما کی تالیف، "کبیر پدَاولی"، لکھنو، اتر پردیش اردو اکادمی، 1979ء، ص:35

12. کبیر بانی، مرتبہ: علی سردار جعفری، نئی دہلی، جیا پرکاشن، 1965ء، ص:1

13. بلجیت سنگھ مطیر، اردو کا مکمل باغی شاعر، کبیر، بہادر گڑھ، کایا پبلی کیشنز، 1984ء، ص، ص:65,67

14. تاراچند، ڈاکٹر، تمدن ہند پر اسلامی اثرات، لاہور، مجلس ترقی ادب، 1964ء، ص:261

15. تطہیر زہرا، اردو زبان وادب اور کبیر داس کا حصہ، مشمولہ خیابان، جامعہ پشاور، ششماہی تحقیقی مجلہ، شمارہ 36، بہار 2017ء، ص:36